مولانا زاہد الراشدی صاحب
ڈپٹی سکریٹری جنرل جمعیۃ علماء اسلام

مرزا طاہر احمد کے نام کھلا خط

مرزا طاہر احمد کے مباہلے کا چیلنج جناب مدیر الحق مولانا سمیع الحق کے نام موصول ہوا۔ لکھا ہے کہ " آپ (مولانا سمیع الحق) کا شمار بھی ان معاندین احمدیت میں ہوتا ہے جو بانیٔ سلسلۂ عالیہ احمدیہ اور آپ کی جماعت کے خلاف سراسر جھوٹے اور شرانگیز پروپیگنڈے کی مہم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اور بلاخوف خدا جماعت کی تکفیر اور تکذیب پر کمربستہ ہیں۔ اور آپ بدستور اپنے معاندانہ مؤقف پر قائم ہیں لہٰذا آپ کو بھی دعوت مباہلہ ہے "

حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ سفر حج پر تشریف لے جاچکے ہیں۔ الحق کے خصوصی وقائع نگار جناب رستم علی چوہدری مرزا طاہر کے مباہلہ کی حقیقت بےنقاب کرتے ہیں۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کے ڈپٹی سکریٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی مرزا طاہر کے نام مکتوب مباہلہ کے جواب میں کھلا خط لکھ کر مرزائیت کے ناپاک عزائم، ان کے دعوت مباہلہ کا تاریخی پس منظر، مکر و فریب کے نئے سیاسی چالوں اور اب کے مذموم مقاصد سے پردہ اٹھاتے ہیں (ع ق ح)

جناب مرزا طاہر احمد صاحب۔ سربراہ قادیانی جماعت۔

السلام علی من اتبع الھدیٰ

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان مرکزی سیکرٹری جنرل اور ماہنامہ الحق کے مدیر (مولانا) سمیع الحق اور ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور کے ایڈیٹر مولانا زاہد الراشدی کے نام لندن سے رجسٹرڈ ڈاک کے ذریعہ آپ کی طرف سے مباہلہ کے اس مطبوعہ چیلنج کی ایک کاپی موصول ہوئی ہے جو پاکستان کے متعدد دیگر حضرات کو بھی بھجوائی گئی ہے اس مطبوعہ دعوت مباہلہ کا عنوان یہ ہے:۔

"جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے دنیا بھر کے معاندین اور مفکرین کو مباہلہ کا کھلا کھلا چیلنج!"

اس کے ساتھ ساتھ قادیانی جماعت کی برطانیہ شاخ کے پریس سیکرٹری رشید احمد چودھری کے دستخط کے ساتھ ایک الگ چٹھی بھی ملفوف ہے جس میں مباہلہ کے اس چیلنج کے پس منظر کا ذکر کرتے ہوئے یہ لکھا گیا ہے کہ

"اگر آپ بدستور اپنے معاندانہ موقف پر قائم ہیں تو آپ کو جماعت احمدیہ کی طرف سے باقاعدہ دعوت دی جاتی ہے کہ آپ اس چیلنج کو بغور پڑھ کر پوری جرأت کے ساتھ اس کو قبول کرنے کا اعلان عام کریں اور ہر ممکنہ ذریعہ سے اس کی تشہیر کریں"

یہ دعوت مباہلہ سرکردہ حضرات کو بھجوانے کے علاوہ آپ کی جماعت نے پاکستان کے مختلف شہروں میں اس کی عام تقسیم کا بھی اہتمام کیا ہے۔ اس لئے ضروری محسوس ہوتا ہے کہ اس کھلے خط کے ذریعے آپ کی دعوت مباہلہ کا جواب دیا جائے تاکہ عام مسلمان بھی جن تک اس مباہلہ کی کارروائیاں مختلف ذرائع سے پہنچائی گئی ہیں اس کی حقیقت سے آگاہ ہو سکیں۔

ہمارے نزدیک اس نئی مہم کا اصل پس منظر یہ ہے کہ سیالکوٹ کے مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کے اغوا کے بعد ان کے اغوا کے کیس میں آپ کو شامل تفتیش کرنے کے عوامی مطالبہ کے باعث آپ نے پاکستان چھوڑ کر لندن چلے جانے میں عافیت سمجھی اور اسی وجہ سے اب تک وہیں قیام پذیر ہیں۔

لیکن آئندہ سال قادیانی جماعت کے صد سالہ جشن کو اپنے عزائم اور خواہشات کے مطابق منانے کے لئے پاکستان واپسی کو آپ ناگزیر سمجھ رہے ہیں۔ اور اسی واپسی کی راہ ہموار کرنے کی غرض سے مولانا محمد اسلم قریشی کی اچانک برآمدگی کا ڈرامہ رچانے کے علاوہ دعوت مباہلہ کی وسیع پیمانے پر تقسیم و اشاعت کی جا رہی ہے جس کا مقصد تحریک ختم نبوت کے قائدین کے خلاف نفرت پھیلا کر پاکستان کی رائے عامہ کو تذبذب اور بے یقینی کا شکار رہنا ہے تاکہ وطن واپسی کی صورت میں آپ کو اس ردعمل سے دوچار نہ ہونا پڑے جس کا خوف آپ کو ابھی تک لندن میں روکے ہوئے ہے ورنہ اس مرحلہ میں مباہلہ کے نئے چیلنج اور اس کی اس پیمانے پر تشہیر و تقسیم کی کوئی اور وجہ نظر نہیں آتی۔

جہاں تک مباہلہ کی دعوت کا تعلق ہے اس بات کو آپ بھی بخوبی سمجھتے ہیں کہ اس عنوان کا مقصد عام لوگوں کو فکری تذبذب اور انتشار کا شکار بنانے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ ورنہ مناظروں اور مباہلوں کے مراحل سے آپ کی جماعت کئی بار گذر چکی ہے اور انہی کے نتائج کو سامنے رکھتے ہوئے اس سے پہلے بھی آپ کی جماعت نے مناظرہ اور مباہلہ کے میدان میں نہ آنے کی پالیسی ایک عرصہ سے اختیار کر رکھی تھی۔

مباہلہ کا چیلنج آپ کے آنجہانی دادا مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی زندگی میں کئی حضرات کو دیا تھا اور ہر بار ناکامی ان کے حصہ میں آئی۔ ان میں آخری اور فیصلہ کن مباہلہ کا حوالہ دینا ضروری معلوم ہوتا ہے جس کا چیلنج مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۹۰۷ء میں تحریک ختم نبوت کے ممتاز راہنما اور معروف اہلحدیث عالم دین مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ تعالیٰ کو دیا تھا۔ یہ چیلنج ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک مطبوعہ اشتہار کے ذریعہ دیا گیا جس کا عنوان تھا:۔

"مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ"

اور اس میں مرزا صاحب آنجہانی نے مولانا ثناء اللہ امرتسری سے مخاطب ہو کر لکھا تھا کہ

"اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ آپ اکثر اوقات اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ مگر اے میرے کامل اور صادق خدا، اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ کے امراض مہلکہ سے"

یہ مباہلہ کا آخری چیلنج تھا جو مرزا غلام احمد قادیانی نے دیا اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مرزا صاحب اس سے صرف ایک سال بعد ہیضہ کی بیماری سے انتقال کر گئے۔ جب کہ مولانا ثناء اللہ امرتسری اس کے بعد کم و بیش چالیس سال تک بقید حیات رہے اور قادیانیت کے خلاف مسلسل مصروف عمل رہے۔

ممکن ہے آں جناب اس سلسلہ میں اپنی جماعت کی اس گھسی پٹی دلیل کا سہارا لیں کہ مرزا قادیانی آنجہانی کی ہیضہ کی بیماری سے وفات کی بات درست نہیں ہے اس لئے کہ مرزا صاحب آنجہانی کے خسر میر نواب ناصر کی خود نوشت سوانح حیات سے یہ اقتباس نقل کرنا ضروری خیال کرتا ہوں جس میں نواب ناصر نے مرزا صاحب کی وفات سے پہلے کا حال ان الفاظ میں ذکر کیا ہے:۔

"حضرت صاحب جس رات کو بیمار ہوئے اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا جب میں حضرت صاحب کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا "میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے" اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ وہ دوسرے روز دس بجے آپ کا انتقال ہو گیا"

اس فیصلہ کن مباہلہ کے بعد اب مزید کسی مباہلہ کی گنجائش باقی نہیں رہی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی جماعت نے اس کے بعد مباہلہ کے میدان سے ہی کنارہ کشی اختیار کر لی حتیٰ کہ تحریک ختم نبوت کے ایک ممتاز راہ نما مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ کی طرف سے مباہلہ کا چیلنج ابھی تک آپ کی جماعت کے ذمہ قرض چلا آ رہا ہے جو انہوں نے آپ کے آنجہانی والد مرزا بشیر الدین محمود کو ان کی سربراہی کے دور میں دیا تھا اور یہ چیلنج انفرادی حیثیت سے نہیں تھا۔ بلکہ ملک کی چار اہم دینی جماعتوں، جمعیت علماء اسلام پاکستان، مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت اشاعت التوحید والسنۃ پاکستان اور تنظیم اہلسنت پاکستان کے قائدین حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ، حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ، حضرت مولانا غلام اللہ خان اور حضرت مولانا دوست محمد قریشیؒ نے، مولانا چنیوٹیؒ کو اپنی جماعتوں کا نمائندہ قرار دے کر ان کی فتح و شکست کو اپنی فتح و شکست

تسلیم کرنے کا تحریری اعلان کیا تھا۔

یہ چیلنج مرزا بشیر الدین محمود کو رجسٹرڈ ڈاک کے ذریعہ متعدد بار بھجوانے کے علاوہ مذکورہ بالا روزناموں کی تائید و توثیق کے ساتھ مطبوعہ صورت میں بھی مسلسل تقسیم اور شائع ہوتا رہا ہے۔ مگر آپ کے آنجہانی والد نے آخر دم تک اس چیلنج کو قبول نہیں کیا اس کے بعد یہ چیلنج ان کے جانشین اور آپ کے بڑے بھائی مرزا ناصر احمد کو بھجوایا گیا۔ انہوں نے بھی قبول نہیں کیا۔ اس کے بعد آپ کے سربراہ بننے کے بعد آپ کو تسلسل کے ساتھ بھجوایا جا رہا ہے۔ مگر آپ نے بھی اسے قبول کرنے کی بجائے اپنی طرف سے مباہلہ کا نیا چیلنج دے دیا ہے۔ جو اس امر کی غمازی کرتا ہے کہ اصل مقصد مباہلہ نہیں بلکہ اس کے پردے میں کچھ اور مقاصد کا حصول ہے۔

جناب مرزا طاہر احمد صاحب! اگر آپ کا مقصد صرف مباہلہ ہوتا تو اس کے لئے اس قدر تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں تھی محض یہ عنوان کافی تھا کہ قادیانی مذہب کے حق و باطل ہونے پر مباہلہ کر لیا جائے۔ باقی تمام تفصیلات اس اصولی بات کے ضمن میں خود بخود آ جاتی ہیں۔ مگر آپ نے دعوت مباہلہ کے حوالہ سے بہت سی ایسی باتوں کو الزامات قرار دے کر انہیں متنازعہ اور مشکوک ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ جن کا حقیقت اور واقعہ ہونا کئی بار ناقابل تردید دلائل کے ساتھ ثابت ہو چکا ہے۔

آپ کی دعوت مباہلہ میں جن امور کو الزامات قرار دے کر ان کی صداقت کو مشکوک ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے ان سب کی نوعیت یکساں ہے مگر ان میں سے بطور نمونہ چند امور کا ذکر ضروری سمجھتے ہیں۔ تاکہ ان کے "الزام" یا "حقیقت" ہونے کی بات پوری طرح واضح ہو سکے۔

مرزا قادیانی کا دعویٰ خدائی

آپ نے مباہلہ کے چیلنج میں لکھا ہے کہ یہ بات قادیانی جماعت پر الزام ہے کہ مرزا قادیانی نے خدائی کا دعویٰ کیا ہے۔ مگر یہ الزام نہیں خود مرزا غلام احمد قادیانی کی اپنی عبارت کا خلاصہ ہے جو انہوں نے یوں تحریر کی ہے کہ:۔

"میں نے اپنے تئیں خدا کے طور پر دیکھا اور میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ میں وہی ہوں جس نے آسمان تخلیق کیا" (آئینہ کمالات نمبر ۵۶۴)

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہونے کا دعویٰ

آپ نے اس بات کو بھی الزامات میں شمار کیا ہے کہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی کا رتبہ (معاذ اللہ) جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہے۔ مگر جناب یہ بھی الزام نہیں حقیقت ہے اور آپکے اخبار "پیغام صلح" ۱۴ مارچ ۱۹۱۶ء کی اشاعت میں شائع ہونے والے یہ اشعار اس کی گواہی دیتے ہیں کہ: ؎

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں — اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل   غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

ختم نبوت کا انکار | آپ نے اس حقیقت کو بھی الزام قرار دینے کی کوشش کی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے سے انکار کیا ہے اور خود نبوت کا دعویٰ کر کے عقیدہ ختم نبوت کی نفی کی ہے مگر آپ کے آنجہانی دادا مرزا غلام احمد قادیانی نے خود اس کے بارے میں کیا لکھا ہے۔ صرف تین حوالے ملاحظہ کریں۔

۱۔ "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں" (اخبار بدر ۵ ربدر ۱۹۰۸ء)

۲۔ "جو شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا وہ کافر ہے" (حقیقۃ الوحی صہ ۱۶۳)

۳۔ "مجھے وحی میں محمد رسول اللہ قرار دیا گیا ہے" (ایک غلطی کا ازالہ)

انگریز کے کہنے پر جہاد کی مخالفت | جناب مرزا طاہر احمد صاحب! آپ نے اس حقیقت کو بھی الزام کا عنوان دے کر دھندلا کرنے کی کوشش کی ہے کہ مرزا غلام احمد نے فرنگی حکمرانوں کے اشارے پر جہاد کی مخالفت کی تھی اور باشندگان وطن کو فرنگی سامراج کے خلاف جہاد اور تحریک آزادی سے روکنے کی مہم چلائی تھی مگر یہ بھی الزام نہیں بلکہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا اعتراف مرزا صاحب آنجہانی نے اپنی تحریروں میں جا بجا کیا ہے۔ مثلاً ایک جگہ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

"میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گذرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزوں کی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں (تریاق القلوب صہ ۲۵)

ایک اور جگہ مرزا صاحب یوں اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں کہ

"بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں۔ سو یاد رہے کہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے اس سے جہاد کیسا؟ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔"

(شہادۃ القرآن صہ ۳)

جب کہ پنجاب کے انگریز گورنر کے نام ایک درخواست میں مرزا صاحب رقم طراز ہیں:۔

"صرف یہ التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار، جاں نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے

بڑے خیرخواہ اور خدمت گذار ہیں۔ اس خود کاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے۔" (تبلیغ رسالت ج ۷ صفحہ ۱۹)

پاکستان کے خلاف | آپ نے اس امر واقعہ پر بھی "الزام" کے عنوان سے پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے کہ قادیانی جماعت پاکستان بن جانے کے بعد بھی اسے قبول نہیں کیا۔ اور اس خداداد مملکت کو ختم کرکے دوبارہ متحدہ بھارت کا قیام اس جماعت کے مقاصد میں شامل ہے مگر آپ کے آنجہانی والد مرزا بشیر الدین محمود کا یہ اعلان آپ ہی کے جماعتی اخبار "الفضل" کے ریکارڈ کا آج بھی حصہ ہے کہ

"یہ اور بات ہے کہ ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے۔ اور پھر کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح متحد ہو جائیں۔" (الفضل ۱۷ مئی ۴۷)

اسرائیل کے ساتھ تعلقات | آپ نے اسرائیل کے ساتھ اپنی جماعت کے تعلقات اور اسرائیل میں قادیانی مشن کی موجودگی کو بھی "الزام" قرار دیا ہے۔ مگر دیگر شواہد سے قطع نظر پاکستان کے موقر اخبار روزنامہ نوائے وقت لاہور نے ۱۹ جنوری ۸۶ کے اخبار میں اسرائیل کے صدر کے ساتھ قادیانی جماعت کی اسرائیل شاخ کے سابق صدر شیخ محمد شریف کی تصویر شائع کرکے اس حقیقت کو واشگاف کر دیا ہے جس میں شیخ محمد شریف اسرائیل میں قادیانی مرکز کے نئے سربراہ شیخ حمید کا تعارف کرا رہے ہیں۔

اسلم قریشی کا اغوا کیس | جناب مرزا طاہر احمد صاحب! آپ نے اپنی اس مطبوعہ دعوت مباہلہ کے ذریعہ مولانا محمد اسلم قریشی کے اغوا کے الزام سے بھی دامن چھڑانا چاہا ہے۔ اور اسی مقصد کے لئے مباہلہ کے چیلنج کے ساتھ ساتھ مولانا اسلم قریشی کی اچانک برآمدگی کا ڈرامہ بھی رچایا گیا ہے۔ مگر آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ یہ تیر جو آپ کی کمان سے نکل چکا ہے اپنے ہدف کی صلاحیت، چمک اور حرارت کی تاب نہ لاکر آپ ہی کی طرف واپس آگیا ہے۔ کیونکہ مولانا محمد اسلم قریشی نے برآمدگی کے بعد ۱۳ جولائی کو سیالکوٹ کے مجسٹریٹ [illegible]ت میں یہ بیان دے کر سارے ڈرامے کا بھانڈا چوراہے میں پھوڑ دیا ہے کہ

"مجھے مرزا طاہر احمد نے اغوا کرایا تھا اور میں مسلسل قادیانیوں کی حراست میں رہا ہوں مجھ پر تشدد کیا جاتا رہا ہے۔ مجھے تہہ خانوں میں رکھا گیا ہے۔ ان میں اسلحہ کے ذخیرے موجود ہیں۔ مجھ سے آئی جی پولیس کی پریس کانفرنس میں جو بیان دلوایا گیا ہے وہ میرا نہیں بلکہ پولیس کا بیان ہے۔ اور میں اپنی رہائی اور مرزا طاہر احمد کی گرفتاری کے بعد سارے حقائق سے پردہ اٹھاؤں گا۔" (بحوالہ جنگ لاہور ۱۳ جولائی ۸۸)

آپ کے ذکر کردہ الزامات میں سے چند کا بطور نمونہ حوالہ دینے کے بعد اب "دعوت مباہلہ" کی طرف آتے ہیں جسے پاکستان کے متعدد علماء اور راہنماؤں نے قبول کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ان میں سے مندرجہ ذیل دو حضرات بطور

(باقی ص ۵۴ پر)